

### 3 ایس۔سی۔ آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

کیدار ناتھ جوٹ مینوفیکچرنگ کو۔

بنام

کمرشل ٹیکس آفیسر، کلکتہ اور دیگران

2 اپریل 1965

کے۔ سباراؤ، جے۔سی۔ شاہ اور ایس۔ ایم۔ سیکری، جسٹسز

بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 (بنگال ایکٹ 6 آف 1941) - دفعہ (ii)

(a) (2) 5 شرط۔ شرط کے تحت ضروری اعلامیہ فارم کی تیاری کا اثر چاہے وہ لازمی ہو یا ڈائریکٹری۔ بنیادی شق کے تحت استثنیٰ جس کا دعویٰ دیگر شواہد کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے۔

درخواست گزار ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی نے بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کی دفعہ (ii)

(a) (2) 5 کے تحت کچھ فروخت کے سلسلے میں استثنیٰ کی مانگ کی۔ تاہم وہ کمرشل ٹیکس افسر کے سامنے وہ

ڈکلیریشن فارم پیش نہیں کر سکا جو اس ذیلی شق کے تحت پیش کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ مذکورہ فارم گم ہو چکے

تھے۔ اپیل کنندہ نے خریداری ڈیلرز سے نقلی فارم سیٹ کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہیں ملی۔ دفعہ (a) 21

کے تحت ڈیلرز کو متعلقہ دستاویزات کے ساتھ طلب کرنے کی ان کی درخواست کمرشل ٹیکس آفیسر نے مسترد

کردی اور اعلیٰ حکام نے ڈپلیکیٹ ڈکلیریشن فارم جاری کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اس کے بعد کمرشل ٹیکس

آفیسر نے مذکورہ استثنیٰ کی اجازت دیئے بغیر ایک تشخیصی حکم جاری کیا۔ اس حکم کے خلاف درخواست گزار نے

آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن دائر کی اور اس کے بعد لیٹرز پٹینٹ اپیل دائر کی لیکن اس کا ازالہ نہیں

ہو سکا۔ اس کے بعد اس نے سٹوٹلیٹ کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی۔

درخواست گزار کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا تھا کہ اگر اعلانیہ فارم پیش نہیں کیے جاسکتے تو بنیادی

ذیلی شق (2) کے تحت دی گئی استثنیٰ کا دعویٰ دیگر متعلقہ شواہد پیش کر کے کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ بالا فارم کی

تیاری کے لئے اس ذیلی شق کی شرط صرف ڈائریکٹری تھی جیسا کہ دفعہ (a) 27 میں "طلب پر" کے الفاظ

کے استعمال سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

منعقد: استثنیٰ کا دعویٰ صرف اعلانیہ فارم کی تیاری کے ذریعے کیا جاسکتا ہے جیسا کہ شرط میں بیان کیا گیا ہے۔

(i) استثنیٰ کی شرط کا اثر یہ ہے کہ مرکزی شق کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو جو شرط کے علاوہ اس کے اندر ہو۔

قانون کے بارے میں کریز کا حوالہ دیا گیا ہے:

اگر مقننہ کا ارادہ یہ تھا کہ اگر مذکورہ بالا ذیلی شق (ii) کے بنیادی حصے کی شرائط پر عمل کیا جاتا ہے تو یہ شرط بے معنی اور غیر ضروری ہو جاتی ہے۔ اگر شرط کو محض ڈائریکٹری کے طور پر سمجھا جاتا ہے تو اس سے یہ موقف پیدا ہوگا کہ اگر اعلانیہ فارم اچھی طرح اور اچھا پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اگر پیش نہ کیا جائے تو دیگر ثبوت پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شق کو دوبارہ لکھا جائے اور شرط کو ختم کر دیا جائے۔ اس سے مقننہ کے واضح ارادے کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (630A-622H)۔

دفعات کی مضبوطی کی ایک قابل فہم وجہ ہے۔ ایکٹ کی دفعہ (ii) (a) (2) 5 کا مقصد اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد خود بخود واضح ہیں۔ اگرچہ ان کا مقصد واضح طور پر ایک ڈیلر کو مخصوص قسم کی اشیاء کے رجسٹرڈ ڈیلرز کو فروخت کے سلسلے میں استثنیٰ دینا ہے، لیکن اس کا مقصد ٹیکس سے بچنے کی کوشش میں دھوکہ دہی اور ملی بھگت کو روکنا بھی ہے۔ (630G)۔

ریاست اڑیسہ بنام ایم۔ اے۔ تلوج اینڈ کولمبیٹڈ (1964) 15 ایس۔ ٹی۔ سی 641، ممتاز۔  
(ii) قاعدہ 27A میں "طلب پر" کے الفاظ صرف اس وقت کا تعین کرتے ہیں جب اعلانیہ فارم تیار کیے جانے ہیں۔ ان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی پیداوار لازمی نہیں ہے۔ (630A-B)۔  
(iii) دفعہ 21A صرف کمشنر یا اس کے ذریعہ مقرر کردہ کسی بھی شخص کو حلف وغیرہ پر ثبوت لینے کا اختیار دیتی ہے۔ اس کا اطلاق صرف اس معاملے میں کیا جاسکتا ہے جہاں متعلقہ اتھارٹی کو کسی خاص معاملے کے سلسلے میں ثبوت لینے کا اختیار حاصل ہو، لیکن اس سے وہ استثنیٰ کا دعویٰ کرنے کے لئے قانونی شرط کو نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔ (630C-D)۔

دفعہ 27A کے ذیلی قواعد (3) اور (4) فروخت کنندہ کو براہ راست درخواست دینے یا خریداری ڈیلرز کو نقلی فارم کے لئے درخواست دینے پر مجبور کرنے کے قابل نہیں بناتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ مناسب اتھارٹی کو حکم دیتے ہیں کہ فروخت کرنے والے ڈیلر کو کھوئے ہوئے کو تبدیل کرنے کے لئے ایک نقلی فارم دیا جائے۔ اس سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں لیکن اس کا حل صرف مقننہ کے پاس ہے۔ (630E, F)۔

دیوانی امپلیٹ کا دائرہ اختیار دیوانی اپیل نمبر 94 آف 1964۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 17 اگست 1961 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل 1959 کے اصل آرڈر نمبر 81 سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے۔وی۔وشونا تھ شاستری اور پی۔ کے۔گھوش۔

جواب دہندگان کی طرف سے پی۔ کے۔چٹرجی اور پی۔ کے۔بوس۔

عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا۔

سباراؤ، جسٹس۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ ٹیوٹیکٹ پر یہ اپیل بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 (بنگال ایکٹ VI آف 1941) کی دفعہ (a)(ii) 5(2) کی تشریح پر سوال اٹھاتی ہے، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے۔

مادی حقائق درج ذیل ہیں: اپیل کنندہ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو ایکٹ کے تحت ڈیلر کے طور پر رجسٹرڈ ہے، جس کا کاروبار کلکتہ میں رجسٹرڈ ہے۔ 31 دسمبر 1954 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹنگ سال کے سلسلے میں، سال کے ریٹرن میں ٹیکس دہندگان نے 7099,928-10-0 روپے کا مجموعی کاروبار ظاہر کیا تھا اور دو عنوانات کے تحت استثنیٰ کا دعویٰ کیا تھا، یعنی ایکٹ کی دفعہ (a)(i) 5(2) کے تحت 1,33,730-6-6 اور دفعہ (a)(ii) 5(2) کے تحت 69,65,979-9-6 روپے۔ مجموعی ٹرن اوور سے مذکورہ رقم کی کٹوتی کے بعد ٹیکس دہندگان نے اپنا قابل ٹیکس ٹرن اوور 218-9-0 روپے ظاہر کیا اور مذکورہ رقم پر 9-12-6 روپے کا ٹیکس خزانے میں جمع کرایا۔ کمرشل ٹیکس افسر نے 22 اپریل 1955 کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 4 اگست 1955 کی تاریخ مقرر کی تاکہ ٹیکس دہندگان کی واپسی کے سلسلے میں سماعت کی جاسکے دفعہ (a)(ii) 5(2) کے تحت درخواست گزار کو استثنیٰ کا دعویٰ کرنے کے لیے باقاعدہ طور پر بھرے گئے اور رجسٹرڈ ڈیلرز کے دستخط شدہ ڈیکلیریشن فارم جمع کرانا ہوتا تھا جن کو اس نے سامان فروخت کیا تھا۔ تفتیش میں کچھ تاخیر کرنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنوری 1957 کے دوسرے ہفتے میں ٹیکس دہندگان نے پایا کہ اس کی فائل جس میں اس سے حاصل ہونے والے سامان کے سلسلے میں اس کے ڈیلرز سے موصول ہونے والے 147 ڈیکلیریشن فارم شامل تھے، غائب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ٹیکس دہندگان نے ڈیلرز سے ڈیکلیریشن کے ڈپلیکیٹ فارم حاصل کرنے کی متعدد کوششیں کیں، لیکن، جن حالات پر اس کا کوئی کنٹرول نہیں تھا اور کمرشل ٹیکس افسر کے غیر مددگار اور معاندانہ رویے کی وجہ سے، جس کے دائرہ اختیار میں مذکورہ ڈیلرز کام کرتے تھے، وہ گم شدہ تمام اعلانات کے لئے نقلی فارم پیش کرنے کے قابل نہیں تھا۔ 8 اگست 1957ء کو

ٹیکس دہندگان نے ایکٹ کی دفعہ 21A کے تحت کمرشل ٹیکس آفیسر کو درخواست دی کہ ڈیلرز کو طلب کیا جائے تاکہ وہ ضروری دستاویزات پیش کریں تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ انہوں نے اسے ڈیکلیریشن فارم جاری کیے تھے، لیکن مذکورہ افسر نے متعلقہ فریقوں کو مطلوبہ سمن جاری نہیں کیے۔ اس کے بعد ٹیکس دہندگان نے کمشنر آف کمرشل ٹیکس، مغربی بنگال کو ڈپلکیکٹ ڈیکلیریشن فارم جاری کرنے کی ہدایت دینے کے لئے ایک درخواست دائر کی، لیکن اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ ریونیو بورڈ میں دائر نظر ثانی کو بھی خارج کر دیا گیا۔ 21 نومبر 1957ء کو کمرشل ٹیکس آفیسر نے 22,46,006-0-6 روپے کی خریداری رجسٹرڈ ڈیلرز کو کی گئی مذکورہ فروخت کے سلسلے میں استثنیٰ کے لئے ٹیکس دہندگان کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے اس پر 1,49,778-4-6 روپے کا اضافی ٹیکس عائد کیا۔ اس کے بعد ٹیکس دہندگان نے کلکتہ ہائی کورٹ میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک عرضی دائر کی جس میں مدعا علیہان یعنی کمرشل ٹیکس افسر اور کمشنر آف کمرشل ٹیکس کو ہدایت جاری کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔ مغربی بنگال، مذکورہ تشخیصی حکم پر عمل درآمد نہیں کرے گا۔ مذکورہ درخواست سب سے پہلے سنہا، جسٹس کے سامنے آئی، جنہوں نے اسے خارج کر دیا۔ اپیل پر مذکورہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے سنہا، جے جے کے حکم کی توثیق کی۔

سب سے پہلے ہمیں یہ واضح کر دینا چاہیے کہ ہم ایکٹ کی دفعہ 5 کی تعمیر کے حوالے سے جو رائے دے رہے ہیں اس میں ہم اس سوال پر جانے کی تجویز نہیں رکھتے کہ آیا محکمہ ٹیکس دہندگان کو مبینہ طور پر گم شدہ اعلانات کے نقلی فارم پیش کرنے سے روکنے کا ذمہ دار تھا یا اس سوال پر کہ کیا محکمہ نے ڈیلرز کو متعلقہ دستاویزات پیش نہ کرنے میں غلطی کی تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ مبینہ طور پر گم شدہ اعلامیہ فارم دراصل ان کی طرف سے جاری کیے گئے تھے۔

لہذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 5(a)(ii) کے تحت خریداری ڈیلرز کی جانب سے جاری کردہ ڈیکلیریشن فارم پیش کرنا اس کے تحت استثنیٰ کا دعویٰ کرنے کی شرط تھی۔

دفعہ 5(a)(ii) میں ڈیلرز کی رجسٹریشن کے سٹوکیٹ میں مذکور کلاس یا کلاس کے سامان کے رجسٹرڈ ڈیلرز کو تمام فروخت کو قابل ٹیکس ٹرن اوور سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس کا مقصد اس میں بیان کردہ مقاصد کے لئے ہے۔ لیکن مذکورہ استثنیٰ ایک شرط سے مشروط ہے۔ اس شرط کے تحت اس طرح کی فروخت کی صورت میں رجسٹرڈ ڈیلرز کی جانب سے باقاعدہ طور پر بھرا اور دستخط شدہ ڈیکلیریشن فارم جس کو سامان فروخت کیا جاتا ہے اور جس میں مقررہ اتھارٹی سے حاصل کردہ مقررہ فارم پر مقررہ تفصیلات شامل ہوں، سامان فروخت کرنے والے ڈیلرز کی جانب سے مقررہ انداز میں پیش کیا جائے گا۔ بنگال سیلز ٹیکس روز، 1941 کے

قاعدہ 27A کے تحت، جو ڈیلر مذکورہ استثنیٰ کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے، اسے مطالبہ کرنے پر خریداری ڈیلر کے دستخط شدہ تحریری طور پر ایسا اعلامیہ پیش کرنا ہوگا۔ اس کا ذیلی قاعدہ (2) ڈیلر پر حکم دیتا ہے کہ وہ اسے قبول نہ کرے اور خریداری کرنے والے ڈیلر پر مقررہ فارم کے علاوہ اعلان نہ کرے۔ دیگر قوانین میں مذکورہ فارموں کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے سخت اہتمام کیے گئے ہیں۔

درخواست گزار کے وکیل جناب اے وی وشونا تھ شاستری کی دلیل کو مختصر طور پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: ایکٹ کی دفعہ (a)(ii)(2) کے بنیادی حصے میں کسی ڈیلر کو مخصوص فروخت کے سلسلے میں استثنیٰ فراہم کیا گیا ہے اگر فروخت کسی رجسٹرڈ ڈیلر کو اس کے تحت بیان کردہ مقاصد کے لئے کی جاتی ہے۔ مذکورہ ذیلی شق کی شق میں کہا گیا ہے کہ مقررہ طریقے سے اعلامیہ فارم یہ ثابت کرنے کے لئے بہترین ثبوت ہے کہ فروخت مذکورہ مقاصد کے لئے کی گئی تھی۔ اس شرط کو استثنیٰ دینے کی شرط کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا، بلکہ صرف ایک ڈائریکٹری شق کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے تاکہ معقول طریقے سے بنیادی شق کو پورا کیا جاسکے۔ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو، ایک ڈیلر کو ایسے معاملے میں منع نہیں کیا جاسکتا ہے جہاں شرط پر سختی سے عمل نہیں کیا جاسکتا ہے تاکہ یہ ثابت کرنے کے لئے دیگر متعلقہ ثبوت پیش کیے جاسکیں کہ رجسٹرڈ ڈیلرز کو فروخت مذکورہ ذیلی شق میں بیان کردہ مقاصد کے لئے تھی۔ اس نتیجے کی تائید قاعدہ 27A میں "مطالبہ پر" کے اظہار کی بنیاد پر کی جاتی ہے، جو فاضل وکیل کے مطابق، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مقررہ اعلامیہ پیش کرنا لازمی نہیں ہے بلکہ صرف اس صورت میں کیا جانا چاہئے جب متعلقہ اتھارٹی کی طرف سے کوئی مطالبہ کیا جائے۔

دوسری جانب فاضل سالیسٹر جنرل نے مدعا علیہان کی جانب سے دلیل دی کہ ایک ڈیلر مذکورہ ذیلی شق کے تحت استثنیٰ کا دعویٰ کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ استثنیٰ چاہتا ہے تو اسے ان شرائط پر سختی سے عمل کرنا ہوگا جن کے تحت استثنیٰ دیا جاسکتا ہے۔ ان کا استدلال ہے کہ شق کی واضح شرائط، جسے شرط کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، کسی ڈیلر پر استثنیٰ کا دعویٰ کرنے کی شرط عائد کرتی ہے۔

ایکٹ کی دفعہ (a)(ii)(2) کسی ڈیلر کو سلیز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔ لہذا اس شق کو سختی سے نافذ کیا جائے گا جس کے تحت استثنیٰ کا تعین کیا جائے گا۔ بنیادی شق استثنیٰ دیتی ہے اور شرط بنیادی شق کو اہل بناتی ہے۔ اصل میں شرط یہ کہتی ہے کہ ذیلی شق (ii) کی شرائط کے تحت فروخت کرنے والے ڈیلر کے کاروبار کا ایک حصہ مستثنیٰ ہوگا بشرطیکہ مقررہ فارم میں ایک اعلامیہ پیش کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، ایک ڈیلر اس وقت تک استثنیٰ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ مقررہ فارم میں اعلامیہ پیش نہ کرے۔ یہ بات اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ "تعمیرات کے عام اصولوں کے مطابق، استثناء یا اہلیت کی شرط کا اثر قانون سازی کے پچھلے

حصے کو چھوڑ کر، یا اس میں نافذ کردہ کسی چیز کو اہل قرار دینا ہے، جو شرط کے علاوہ اس کے اندر ہوگا": دیکھیں "قانون قانون پر کریز"، چھٹا ایڈیشن، صفحہ 217۔ اگر متقنہ کا ارادہ صرف ذیلی شق (ii) کے بنیادی حصے کی شرائط پر عمل کرنے کی صورت میں استثنیٰ دینا تھا، تو یہ شرط بے معنی اور غیر ضروری ہو جاتی ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی دلیل کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس شرط کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا جائے، کیونکہ اگر اس کی دلیل درست ہے تو اس سے یہ موقف سامنے آئے گا کہ اگر اعلامیہ فارم پیش کیا گیا ہے تو وہ اچھا اور اچھا ہے۔ لیکن، اگر پیش نہیں کیا جاتا ہے، تو دیگر ثبوت پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شق کو دوبارہ لکھا جائے اور شرط کو ختم کر دیا جائے۔ اس سے متقنہ کے واضح ارادے کو شکست ہوگی۔ اور نہ ہی قاعدہ 27A اس کے برعکس تعمیر کی حمایت کرتا ہے۔ "طلب پر" کا اظہار صرف اس وقت کا تعین کرتا ہے جب اعلامیہ فارم تیار کیے جانے ہیں۔ بصورت دیگر یہ قاعدہ دفعہ 5(2)(a)(ii) کے ساتھ متضاد ہوگا جس میں کہا گیا ہے کہ ڈکلیریشن فارم ڈیلر کی طرف سے پیش کیا جانا ہے اور قاعدہ 27A کہتا ہے کہ اسے مانگ پر پیش کیا جائے گا، یعنی یہ فارم پیش کرنے کا وقت طے کرتا ہے۔ اس سے قاعدہ 27A کی دفعات کو ایکٹ کی دفعہ 5(2)(a)(ii) کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے، جبکہ فاضل وکیل کی تجویز کردہ تعمیر ایک عدم مطابقت کو متعارف کرواتا ہے جس سے گریز کیا جائے گا۔ دفعہ 21A جس پر انحصار کیا گیا ہے اس کا فیصلہ کیے جانے والے سوال پر کوئی اثر نہیں ہے۔ یہ صرف کمشنر یا دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اس کی مدد کے لئے مقرر کردہ کسی بھی شخص کو حلف وغیرہ پر ثبوت لینے کا اختیار دیتا ہے۔ اس کا اطلاق صرف ایسے معاملے میں کیا جاسکتا ہے جہاں متعلقہ اتھارٹی کو کسی خاص معاملے کے سلسلے میں ثبوت لینے کا اختیار ہو۔ لیکن اس سے وہ استثنیٰ کا دعویٰ کرنے کی قانونی شرط کو نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے۔

قاعدہ 27A کے ذیلی قواعد (3) اور (4) اپیل کنندہ کے لئے مددگار نہیں ہیں۔ وہ صرف خریداری ڈیلرز کی طرف سے اعلانیہ فارم کے غلط استعمال کے خلاف حفاظتی اقدامات فراہم کرتے ہیں۔ وہ فروخت کرنے والے ڈیلر کو براہ راست درخواست دینے یا خریداری ڈیلرز کو نقلی فارم کے لئے درخواست دینے پر مجبور کرنے کے قابل نہیں بناتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ مناسب اتھارٹی کو حکم دیتے ہیں کہ فروخت کرنے والے ڈیلر کو کھوئے ہوئے کو تبدیل کرنے کے لئے ایک نقلی فارم دیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سیکشن اور قواعد جیسے وہ کھڑے ہیں وہ ممکنہ طور پر ایک ایماندار ڈیلر کے لئے ناقابل تلافی مشکلات کا سبب بن سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی خالص حادثے کی وجہ سے ڈکلیریشن فارم کھو گیا ہو، جیسے آگ، چوری وغیرہ، اور پھر بھی اسے کسی ایسی چیز کی سزا دی جائے گی جس کے لئے وہ ذمہ دار نہیں ہے۔ لیکن یہ متقنہ یا قانون ساز اتھارٹی کا کام ہے

کہ وہ دفعات کی سختی کو نرم کرنے کے لئے مداخلت کرے اور یہ اس عدالت کا کام نہیں ہے جہاں دفعات واضح اور غیر مبہم ہوں۔

دفعات کی مضبوطی کی ایک قابل فہم وجہ ہے۔ ایکٹ کی دفعہ (a)(ii)(2)5 کا مقصد اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد خود بخود واضح ہیں۔ اگرچہ ان کا مقصد واضح طور پر مخصوص قسم کے سامان کے رجسٹرڈ ڈیلرز کو فروخت کے سلسلے میں ڈیلر کو استثنیٰ دینا ہے، لیکن اس کا مقصد ٹیکس سے بچنے کی کوشش میں دھوکہ دہی اور ملی بھگت کو روکنا بھی ہے۔ معاملات کی نوعیت میں، ڈیلرز کے مابین ہونے والے لاتعداد لین دین کے پیش نظر، ٹیکس دینے والے حکام کے لئے ہر معاملے میں یہ معلوم کرنا ناممکن ہوگا کہ آیا کسی ڈیلر نے سیکشن میں بیان کردہ مقاصد کے لئے مخصوص سامان دوسرے کو فروخت کیا ہے یا نہیں۔ لہذا، ممکنہ طور پر دوسرے مقصد یعنی دھوکہ دہی کی روک تھام اور انتظامی کارکردگی کو آسان بنانے کے لیے دی گئی استثنیٰ اس شرط سے مشروط ہے کہ استثنیٰ کا دعویٰ کرنے والا شخص اس دفعہ کے تحت متعین کردہ طریقے سے اعلامیہ فارم پیش کرے۔ تجویز کردہ لبرل تعمیرات دھوکہ دہی کے ارتکاب میں سہولت فراہم کریں گی اور انتظامی مشکلات کو متعارف کرائیں گی، جن دونوں شقوں سے مذکورہ شقوں سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ریاست اڑیسہ بمقابلہ ایم اے ٹو لوج اینڈ کمپنی لمیٹڈ میں اس عدالت کا فیصلہ اپیل کنندہ کی مدد نہیں کرتا ہے۔ یہ فیصلہ اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعہ (a)(ii)(2)5 سے متعلق تھا۔ یہ سیکشن زیر بحث ایکٹ کی دفعہ (a)(ii)(2)5 کے لحاظ سے مماثلت رکھتا تھا، لیکن اڑیسہ ایکٹ میں اس سیکشن کی کوئی شرط نہیں تھی جیسا کہ موجودہ سیکشن میں پایا گیا ہے۔ اس سے تمام فرق پڑتا ہے، کیونکہ یہ شرط ہے جو شرط عائد کرتی ہے۔ لیکن اڑیسہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے قاعدہ (2)27 کے تحت "ایک ڈیلر خریداری ڈیلر کے ذریعہ یا ایسے ذمہ دار شخص کے ذریعہ تحریری طور پر ایک حقیقی اعلامیہ پیش کرے گا جو ایسے ڈیلر کی طرف سے تحریری طور پر مجاز ہو کہ زیر بحث سامان خریداری ڈیلر کے رجسٹریشن ٹھوکلیٹ میں بیان کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ دوبارہ فروخت یا کسی معاہدے پر عمل درآمد کے لئے ضروری ہے۔ اس عدالت نے کہا کہ مذکورہ لازمی شق اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (a)(ii)(2)5 سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ اور اس تنازعہ سے بچنے کے لئے اس نے دونوں دفعات کو یہ کہہ کر مصالحت کی کہ یہ قاعدہ صرف ڈائریکٹری ہے اور، لہذا، یہ کافی ہوگا اور اگر اسے کافی حد تک مرتب کیا گیا ہے۔ مذکورہ دفعات ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین میں ترمیم کے لئے رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں، لیکن ان کی تشکیل کے لئے کوئی مدد فراہم نہیں کرتی ہیں۔

کیس سے الگ ہونے سے پہلے ہمیں یہ واضح کرنا ہوگا کہ ہم اپیل کنندہ یا مناسب سیلز ٹیکس حکام کی

صداقت پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر رہے ہیں، کیونکہ ہم نے اس سلسلے میں شواہد کی جانچ پڑتال نہیں کی ہے۔  
نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔